رجسٹرڈ نمبر ۲۹۶

ہر انگریزی ماہ کی ۷-۱۴-۲۱-۲۸ تاریخ کو قادیان دارالامان سے نکلتا ہے

رجسٹرڈ نمبر ۲۹۶

بخدمت جناب ... صاحب
ضلع ...
برائے اشاعت

THE POSTMASTER QADIAN CITY DELY. 23 JUN 33

Permission for publication
Tele graphic address
Badr Qadian

بدر

قادیان

ایڈیٹر: سید قاسم علی احمدی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۱۸ | قادیان مورخہ ۲۱ رجون ۱۹۳۳ء مطابق ۲۷ رصفر ۱۳۵۲ھ | نمبر ۱۱

سلسلہ کی خبریں

(۱) حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ نسبتاً روبصحت ہے۔ ہفتہ زیر اشاعت میں حضور کشمیر کمیٹی کے لئے بسواری موٹر ۱۸ رکو لاہور تشریف لے گئے۔ اور ۱۹ رکو واپس رونق افروز دارالامان ہوئے۔

(۲) الحمد للہ امسال بی۔ اے کے امتحان میں میاں مظفر احمد صاحب خلف صاحبزادہ حضرت میرزا البشیر احمد صاحب ایم۔ اے و میاں ظفر احمد صاحب خلف صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب نے کامیابی حاصل کی۔ جس پر ہم ہر دو صاحبزادگان کو مبارک باد عرض کرتے ہیں۔

(۳) اس سے بڑھکر یہ خوشی ہے۔ کہ مکرمی ملک کرم الٰہی صاحب ضلعدار نہر لاہور کی دختر نیک اختر عزیزہ مقبول اختر صاحبہ نے بی اے کا امتحان پاس کرکے احمدیہ خواتین میں سبقت حاصل کی ہے۔ یہ پہلی محترمہ خاتون ہیں جو ہماری جماعت میں گریجویٹ ہونیکا فخر حاصل کرچکی ہیں۔ اس پر ہم عزیزہ محترمہ کے والدین کو مبارکباد کا ہدیہ پیش کرتے ہیں۔ آپ کی دوسری دختر صاحبہ نے ایف اے کے امتحان میں فسٹ ڈویژن کے ا

چندہ کشمیر فنڈ کیلئے فوری توجہ

حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا تازہ ارشاد متعلق چندہ کشمیر فنڈ بحیثیت خلیفۂ وقت اخبار میں دیا جاچکا ہے۔ جس میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ارشاد فرمایا۔ کہ ہر ایک احمدی کو چندہ کشمیر بحساب ایک پائی فی روپیہ ماہوار باقاعدہ ادا کرنا لازمی ہے۔ یہ امر ظاہر ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الموعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شرائط بیعت میں یہ بات داخل ہے۔ کہ ہر احمدی عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا۔ اور جہاں تک بس چل سکتا ہے۔ اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا پس کشمیر کا کام بھی کشمیر کے عام مسلمانوں کی بہتری اور بہبودی کے لئے ہے۔ جس طرح حضرت مسیح الموعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے چندہ عام و چندہ وصیت کو ماہ بماہ ادا کرنا فرض حتمی قرار دیا ہے۔ اور احمدیہ جماعت کے احباب جہاں چندہ عام یا وصیت کو باقاعدہ اور باشرح ماہوار ادا کرنے کے پابند ہیں۔ اور ان کیلئے یہ ایک روحانی غذا ہے۔ اسی طرح چندہ کشمیر کا باقاعدہ اور باشرح ادا کرنا بھی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لازمی قرار دیا۔ پس چندہ کشمیر کا باقاعدہ اس قوم کے مفاد کے لئے ادا کرنا جو کس مپرسی اور بے بسی کی حالت میں ہے حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی تعمیل میں جماعت احمدیہ کا خاصہ ہے۔ ۹ رجون کے خطبہ جمعہ میں حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مرکزی چندوں کے باشرح اور ماہوار باقاعدہ وصول کرنے کے متعلق خاص طور پر زور دیا ہے۔ چاہیئے چندہ کشمیر بھی ایک پائی فی روپیہ اس کے ساتھ ہی وصول کیا جائے۔ یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ کوئی احمدی چندہ کشمیر کی وصولی آل انڈیا کشمیر کمیٹی کی رسیدات پر نہ کرے۔ بلکہ مرکزی چندہ کے لئے جو رسیدات استعمال کی جاتی ہیں۔ ان پر کشمیر فنڈ کا چندہ بھی وصول کیا جائے۔ یعنی چندہ عام۔ چندہ وصیت۔ اور چندہ کشمیر فنڈ کے لئے مرکزی چندہ کے لئے جو رسیدات استعمال کی جاتی ہیں۔ وہ دی جاویں۔ چونکہ اس فنڈ کی آمد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عزیز مشتاق احمد سلمہ اللہ کی ایم اے میں کامیابی پر رعایتی اعلان

محصول ڈاک بذمہ خریدار — یہ رعایت ۳۰ رجون تک رہیگی — محصول ڈاک بذمہ خریدار

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بے بہا خزانہ صرف بیس سٹ

تبلیغ رسالت ۱۰ جلد یعنے مجموعہ اشتہارات حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ اس مجموعہ میں حضرت اقدس کے وہ نایاب لاجواب اشتہارات بڑی محنت سے تلاش کر کے ۱۸۹۸ء سے لیکر ۱۹۰۸ء یوم وفات تک کے کل اشتہارات کتابی صورت میں جمع کر دیئے ہیں۔ جو چار جلدوں میں ہیں۔ یہ وہ اشتہارات ہیں۔ جن کو زمانہ دیکھنے کے لئے بے قرار تھا۔ اور اگر ان کو کتابی صورت میں جمع نہ کیا جاتا۔ تو یہ حضور علیہ السلام کی زندگی کا سب سے بڑا کارنامہ ضائع ہو جاتا۔ چاروں جلدوں کی مجموعی قیمت چار روپیہ آٹھ آنہ ہے۔ جو صرف دو روپیہ چار آنہ علاوہ محصول ڈاک میں ملیں گے۔ کوئی تعلیم یافتہ احمدی اس مجموعہ سے محروم نہ رہے۔ صرف بیس سٹ اس کے رعایتی قیمت پر دیئے جائیں گے ؛

غیر احمدیوں کی تردید میں رعایتی سٹ

صرف بیس سٹ

عشرہ سوالات کے جوابات ۸ر۔ مباحثہ مونگھیر ہر دو حصہ ۸ر۔ بحر حقیقت ۴ر۔ النبوۃ فی الاحادیث ۶ر۔ التنقید بجواب رسالہ قبر مسیح ۳ر۔ احمدی نمبر اول مماثلت یہود ۲ر۔ مکمل سٹ کی مجموعی قیمت دو روپیہ۔ رعایتی ایک روپیہ علاوہ محصول ڈاک ؛

مولوی ثناء اللہ کی تردید میں رعایتی سٹ

صرف بیس سٹ

علماء خلف عہ۔ فیصلہ خدائی ۷ر۔ فیصلہ الٰہی ۵ر۔ ثنائی فراڈ ۷ر۔ مرقع ثنائی ۴ر۔ ثنائی ہرزہ درائی ۵ر۔ ثنائی ہفوات ۴ر۔ مکمل سٹ کی مجموعی قیمت تین روپیہ۔ رعایتی ایک روپیہ آٹھ آنہ۔ علاوہ محصول ڈاک ؛

آریوں کی تردید میں رعایتی سٹ

صرف بیس سٹ

کیفیت دیدہ ۵ر۔ چشمہ ہدایت ۵ر۔ پیشین گوئی ۴ر۔ پیدائش عالم ۳ر۔ رسالہ گوشت خوری ۲ر۔ ایک مسلمان کا پیغام ۲ر۔ الحق دہلی ۱ر۔ دھرمپال کا چھٹا ۱ر۔ چھوت کا بھوت ۲ر۔ تنبیہ زباندراز ۱ر۔ کلام الامام ۱ر۔ آریہ سماج کی شکمی تصویر ۱ر۔ مکمل سٹ کی مجموعی قیمت عہ ۱۲ر رعایتی ایک روپیہ علاوہ محصول ڈاک ؛

اہل پیغام کے رد میں رعایتی سٹ

صرف بیس سٹ

خلافت محمود و مصلح موعود ۸ر۔ النبوۃ فی الالہام ۶ر۔ ازہاق الباطل ۲ر۔ مکمل سٹ کی مجموعی قیمت ایک روپیہ رعایتی آٹھ آنہ۔ علاوہ محصول ڈاک ؛

اس خوشی میں فاروق کے جدید خریدار کو انعام

جو دوست اس خوشی میں فاروق کی خریداری منظور فرمائینگے۔ ان کو ایک سال کی خریداری پر دو روپیہ کی مندرجہ ذیل کتابیں مفت بطور انعام دی جائینگی۔ بشرطیکہ چندہ پیشگی ادا کریں۔ سالانہ خریداری کرنے والوں کو تبلیغ رسالت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اشتہارات ابتداء ۱۹۰۱ء سے لیکر ۱۹۰۸ء یوم وفات تک کا مجموعہ قیمتی ایک روپیہ آٹھ آنہ۔ اور تنقید صحیح فرقہ بابیہ کے رد میں قیمتی ۸ر۔ یہ دونوں کتابیں چار روپیہ بابت چندہ سالانہ فاروق سال ءوال اور چھ آنہ محصول ڈاک کتابوں کا۔ جملہ چار روپیہ چھ آنہ کے دی پی بھیجی جائینگی۔ اس میں کتابوں کی کوئی قیمت نہیں لیجائیگی اور چھ ماہ کی خریداری پر النبوۃ فی الالہام قیمتی ۶ر۔ اور ہدایات زریں۔ فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ قیمتی دس آنہ جملہ ایک روپیہ کی دو کتابیں دو روپیہ پانچ آنہ میں بابت چندہ چھ ماہ و محصول ڈاک کتب انعامی کا وی پی ارسال ہوگا۔ اس میں کتابوں کی قیمت نہیں لی جائیگی صرف چھ ماہ کا چندہ فاروق اور انعامی کتابوں کا محصول ڈاک وصول کیا جائیگا۔ لہذا احباب جلد لیے موقعہ سے پورا فائدہ حاصل کریں۔ اور اپنی لائبریریوں کو ان کتابوں سے مکمل فرمائیں ؛

فاروق کی خریداری پر ایک اور رعایت

جو دوست فاروق کے واسطے چار خریدار نئے سالانہ چندہ ادا کرنیوالے اس ماہ میں عطا فرمائینگے۔ ان کو سال بھر تک فاروق مفت بلا کسی چندہ کے ملتا رہیگا۔ اور ان چاروں خریداروں کی خریداری سالانہ پر دو دو روپیہ کی انعامی کتب حسب تجویز مندرجہ صدر بطور انعام الگ دی جائینگی۔ اس لئے دوست کوشش فرما کر چار چار نئے خریدار جو چار روپیہ سالانہ چندہ ادا کریں عطا فرما کر اس مزید رعایت سے مستفید ہوں۔ اور اگر چھ ماہ کی خریداری والے چار خریدار دیدینگے۔ تو اس پر بھی خریدار دینے والے صاحب کو چھ ماہ تک فاروق مفت بھیجا جائیگا۔ اور نئے خریداروں کو ایک روپیہ کی انعامی کتب حسب تجویز بالا بطور انعام بھی دیجائینگی۔ محصول ڈاک کتابوں کا بذمہ خریداران ہوگا۔

نوٹ نمبر ۱: ہر ایک سٹ صرف بیس کی تعداد تک رعایتی قیمت پر دیا جائیگا۔ اس سے زائد درخواستیں منظور نہ ہونگی ؛

نوٹ نمبر ۲: ہر ایک سٹ مکمل منگانا ہوگا۔ الگ اگر کوئی کتاب منگائینگے۔ تو پوری قیمت پر ملیگی ؛

نوٹ نمبر ۳: جو خریداران تمام مندرجہ بالا سٹ کی کتابوں میں کچھ تغیر و تبدل کرنا چاہیں۔ تو وہ انہی سٹوں کی کتابوں سے تبدیل کر کے اپنے لئے کوئی مکمل سٹ منگا سکتے ہیں۔ بشرطیکہ وہ ایک روپیہ کی قیمت کی کتابیں علاوہ محصول ڈاک نہ ہوں ؛

نوٹ نمبر ۴: احباب بیرون ہند کو اس رعایت سے فائدہ اٹھانے کیلئے دو ماہ کی میعاد دی جاتی ہے۔ بشرطیکہ وہ ...

سطور کتابوں کی رعایتی قیمت بذریعہ وی پی ارسال فرمائیں۔ رعایتی قیمت صرف ۱۲ر ہوگا۔ محصول ڈاک بذمہ خریداران ہوگا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فاروق

قادیان دارالامان مورخہ ۲۱ رجون ۱۹۳۳ء

کلام الامام امام الکلام

(از حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

جماعت کو تعلیم

سورہ فاتحہ میں اس قدر حقائق و دقائق و معارف جمع ہیں۔ کہ اگر ان سب کو لکھا جائے۔ تو وہ باتیں ایک دفتر میں بھی ختم نہیں ہو سکتیں۔ اسی ایک حکیمانہ دعا کو دیکھئے۔ کہ جو اس سورہ میں سکھائی گئی ہے۔ یعنی اھدنا الصراط المستقیم یہ دعا ایک ایسا مفہوم کلی اپنے اندر رکھتی ہے۔ جو تمام دین اور دنیا کے مقاصد کی یہی ایک کنجی ہے۔ ہم کسی چیز کی حقیقت پر اطلاع نہیں پا سکتے۔ اور نہ اس کے فوائد سے منتفع ہو سکتے ہیں۔ جب تک کہ ہمیں اس کے پانے کے لئے ایک مستقیم راہ نہ ملے۔ دنیا کی جس قدر مشکل اور پیچیدہ امور ہیں۔ خواہ سلطنت اور وزارت کے ذمہ داریوں کے متعلق ہوں۔ اور خواہ سپہ گری اور جنگ و جدال سے تعلق رکھتے ہوں۔ اور خواہ طبعی اور ہیئت کے دقیق مسائل کے متعلق ہوں۔ اور خواہ صناعت طب کے طریق تشخیص اور علاج کے متعلق اور خواہ تجارت اور زراعت کے متعلق ان تمام امور میں کامیابی ہونا مشکل اور غیر ممکن ہے۔ جب تک کہ ان کے بارہ میں ایک مستقیم راہ نہ ملے۔ کہ کس طور سے اس کام کو شروع کرنا چاہیئے۔ اور ہر ایک عقلمند انسان مشکلات کے وقت میں یہی اپنا فرض سمجھتا ہے۔ کہ اس مشکل سربستہ کے بارے میں ایک لمبے وقت تک۔ رات کو اور دن کو سوچتا رہے تا ہو کہ اس مشکل کشائی کے لئے کوئی راہ نکل آوے اور ہر ایک صنعت اور ہر ایک ایجاد اور ہر ایک پیچیدہ اور الجھے ہوئے کلام کو چلانا اس بات کو چاہتا ہے۔ کہ اس کام کے لئے راہ نکل آوے۔ پس دنیا اور دین کی اغراض کے لئے اصل دعا راہ نکالنے کی دعا ہے۔ جب سیدھی راہ کسی امر کے متعلق ہاتھ میں آجائے۔ تو یقیناً وہ امر بھی خدا کے فضل سے حاصل ہو جاتا ہے۔ خدا کی قدرت اور حکمت نے ہر ایک مدعا کے حصول کے لئے ایک راہ رکھی ہے۔ مثلاً کسی بیمار کا ٹھیک علاج نہیں ہو سکتا جب تک اس مرض کی حقیقت سمجھنے اور نسخہ کے تجویز کے لئے ایک ایسی راہ نہ نکل آوے۔ کہ دل فتویٰ دیدے۔ کہ اس راہ میں کامیابی ہو گی۔ بلکہ کوئی انتظام دنیا میں ہو نہیں سکتا۔ جب تک اس انتظام کے لئے ایک راہ پیدا نہ ہو۔ پس راہ طلب کرنا طالب مقصد کا فرض ہوا۔ اور جیسا کہ دنیا کی کامیابی کا صحیح سلسلہ ہاتھ میں لینے کے لئے پہلے ایک راہ کی ضرورت ہے جس پر قدم رکھا جائے۔ ایسا ہی خدا کا دوست اور مورد محبت اور فضل بننے کے لئے قدیم سے ایک راہ کی ضرورت پائی گئی ہے۔ اسی لئے دوسری سورہ میں جو سورۃ البقرہ ہے۔ جو اس سورۃ کے بعد ہے۔ سورۃ کے شروع میں ہی فرمایا گیا ہے ھدًی للمتقین یعنے انعام پانے کی یہ راہ ہے۔ جو ہم بیان کرتے ہیں۔ پس یہ دعا اھدنا الصراط المستقیم ایک جامع دعا ہے۔ کہ جو انسان کو اس بات کی طرف متوجہ کرتی ہے کہ مشکلات دینی اور دنیوی کے وقت میں اوّل جس چیز کی تلاش انسان کا فرض ہے۔ وہ یہی ہے۔ کہ اس امر کے حصول کے لئے وہ صراط مستقیم تلاش کرے۔ یعنی کوئی ایسی صاف اور سیدھی راہ ڈھونڈے۔ جس سے بآسانی اس مطلب تک پہنچ سکے۔ اور دل یقین سے بھر جائے۔ شکوک سے نجات ہو۔ لیکن انجیل کی ہدایت کے موافق روٹی مانگنے والا خدا جوئی کی راہ اختیار نہ کریگا۔ اس کا مقصد تو روٹی ہے۔ جب روٹی مل گئی۔ تو پھر اس کو خدا سے کیا غرض۔ یہی وجہ ہے۔ کہ عیسائی صراط مستقیم سے گر گئے۔ اور ایک نہایت قابل شرم عقیدہ جو انسان کو خدا بنانا ہے۔ ان کے گلے پڑ گیا۔ ہم نہیں سمجھ سکتے۔ کہ مسیح ابن مریم میں دوسروں کی نسبت کیا زیادتی تھی۔ جس سے اس کی خدائی کا خیال آیا۔ معجزات میں پہلے اکثر نبی اس سے بڑھکر تھے۔ جیسا کہ موسیٰ اور الیسع اور ایلیا نبی اور مجھے قسم ہے۔ اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ اگر مسیح ابن مریم میرے زمانہ میں ہوتا۔ تو وہ کام جو میں کر سکتا ہوں۔ وہ ہرگز نہ کر سکتا۔ اور وہ نشان جو مجھ سے ظاہر ہو رہے ہیں۔ وہ ہرگز دکھلا نہ سکتا۔ اور خدا کا فضل اپنے سے زیادہ مجھ پر پاتا۔ جبکہ میں ایسا ہوں تو اب سوچو۔ کہ کیا مرتبہ ہے اس پاک رسول کا جس کی غلامی کی طرف میں منسوب کیا گیا۔ ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء۔ اس جگہ کوئی حسد اور شک پیش نہیں جاتا۔ خدا جو چاہے سو کرے۔ جو اس کے ارادہ کی مخالفت کرتا ہے۔ وہ صرف اپنے مقاصد میں نامراد ہی نہیں۔ بلکہ مر کر جہنم کی راہ لیتا ہے ہلاک ہو گئے وہ جنہوں نے عاجز مخلوق کو خدا بنایا ہلاک ہو گئے۔ وہ جنہوں نے ایک برگزیدہ رسول کو قبول نہ کیا۔ مبارک وہ جس نے مجھے پہچانا۔ میں خدا کی سب راہوں میں سے آخری راہ ہوں۔ اور میں اس کے سب نوروں میں سے آخری نور ہوں۔ بدقسمت ہے وہ جو مجھے چھوڑتا ہے۔ کیونکہ میرے بغیر سب تاریکی ہے۔ (کشتی نوح)

بجا شکایت:۔ میں حیران ہوں۔ کہ کس طریق سے اپنے خریداران فاروق کو ان کے اخلاقی فرض کی طرف توجہ دلاؤں۔ کہ وہ باوجود بار بار کی اطلاع کے پرچہ کی پی واپس کر دیتے ہیں۔ اور اتنا گوارا نہیں کرتے۔ کہ ایک کارڈ... لکھکر اپنے نشان سے دفتر فاروق کو اطلاع کر دیا کریں کہ اب ہی پرچہ جاری رکھا جائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہودی مشن

رسالہ کذبات مرزا کا جواب

(از ماسٹر محمد علی اظہر قادیان)

(سلسلہ گذشتہ)

جھوٹ ع۳۴ میں ازالہ صفحہ کے حوالہ سے لکھا ہے "بعض پیشگوئیوں کی نسبت حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود اقرار کیا ہے۔ کہ میں نے ان کی اصلیت سمجھنے میں غلطی کھائی" اس پر جناب نے یوں خامہ فرسائی کی ہے "اے احمدی جماعت کے بزرگو! پڑھو انا للہ وانا الیہ راجعون۔ جس کی شان خود خدا نے یہ بیان فرمائی ہو۔ وما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی وہ پیشگوئیوں کو نہ سمجھ سکیں۔ یہ صریح بہتان ہے۔ افترا ہے بہتیں تو اس مضمون کی کوئی صحیح حدیث دکھاؤ"

اظہر۔ میاں ابو عبیدہ صاحب! ہم تو انا للہ و انا الیہ راجعون پڑھ رہے ہیں۔ جب امت محمدیہ کے ابو عبیدہ جیسے افراد کی نسبت دیکھتے ہیں۔ کہ وہ خدا کے برگزیدہ اور محبوب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بغض اور عناد کی بھٹی میں جل رہے ہیں۔ جس کو سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ جیسوں کی فساد انگیزیوں سے سلامت رہنے کے لئے سلام بھیجا۔ باقی رہا آپ کا ما ینطق عن الھوی کی آیت کو پیش کرنا۔ سو اس کے متعلق تو میں پہلے بھی عرض کر چکا ہوں۔ کہ مادیات کی غلاظت میں پھنسے ہوئے سائنس ماسٹر کو بھلا قرآن شریف کی روحانی تعلیم کے سمجھنے سے کیا تعلق۔ اگر ما ینطق عن الھوی کے وہی معنی ہیں۔ جو آپ کے ذہن میں سمائے ہوئے ہیں۔ تو پھر عفا اللہ عنک لم اذنت لھم ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے تجھے معاف کیا۔ تو نے ان کو کیوں اجازت دیدی" کے متعلق آپ کیا کہیں گے۔ کیا یہ اذن آپ کے خیال کے مطابق وحی الٰہی سے دیا گیا تھا۔ اگر ایسا ہی تھا۔ تو پھر خدا تعالیٰ نے لم اذنت لھم کیوں فرمایا۔ کیا نعوذ باللہ خدا کو یاد نہ رہا تھا۔ کہ یہ اذن میری وحی کے مطابق دیا گیا ہے۔ مادیات کی غلاظت میں پھنسے ہوئے سائنس ماسٹر کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ خدا تعالیٰ کا فرمان ہے۔ لا یمسہ الا المطھرون۔ جناب نے حدیث کا مطالبہ کیا ہے۔ دو احادیث تو جھوٹ ع۳۳ کے جواب ع۲۔ د میں پیش ہو چکی ہیں۔ لیکن بغض و عناد کا غبار جس آنکھ پر محیط ہو گیا ہو۔ اُسے کیا نظر آ سکتا ہے۔ اگر خدا تعالیٰ نے آپ کو بینائی دی ہوتی تو ازالہ اوہام کے صفحہ پر سے جو جملہ آپ نے بطور اعتراض پیش کیا ہے۔ اس کی اگلی سطروں میں ہی آپ کو اپنے سوال کا جواب نظر آجاتا۔ مگر ع

تہی دستانِ قسمت راچہ سود از رہبر کامل

میں یہاں اسکی نقل بھی سیاق و سباق سمیت کر دیتا ہوں۔ آپ کو نہیں تو شاید کسی اور روح کو ہی خدا تعالیٰ ہدایت نصیب کرے۔ فرمایا ہے "ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فراست اور فہم تمام اُمت کی مجموعی فراست اور فہم سے زیادہ ہے۔ بلکہ اگر ہمارے بھائی جلدی سے جوش میں نہ آجائیں۔ تو میرا تو یہی مذہب ہے۔ جس کو دلیل کے ساتھ پیش کر سکتا ہوں۔ کہ تمام نبیوں کی فراست اور فہم آپؐ کی فہم اور فراست کے برابر نہیں۔ مگر پھر بھی بعض پیشگوئیوں کی نسبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اقرار کیا ہے کہ میں نے ان کی اصل حقیقت سمجھنے میں غلطی کھائی ہے۔ میں اس سے پہلے چند دفعہ لکھ چکا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صاف طور پر فرما دیا تھا۔ کہ میری وفات کے بعد میری بیبیوں میں سے پہلے وہ مجھ سے ملیگی۔ جس کے ہاتھ لمبے ہونگے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو ہی بیبیوں نے باہم ہاتھ ناپنے شروع کر دیئے۔ چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اس پیشگوئی کی اصل حقیقت سے خبر نہ تھی۔ اس لئے منع نہ کیا۔ کہ یہ خیال تمہارا غلط ہے۔ آخر اس غلطی کو پیشگوئی کے ظہور کے وقت نے نکالا"

پھر ازالہ اوہام صفحہ ۴۰۶ و ۴۰۷ میں اسی سلسلہ میں فرمایا ہے "آپ لوگ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ علم و فراست نہیں رکھتے۔ صحیح بخاری کی حدیث کو دیکھو۔ کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک ابریشم کے ٹکڑے پر حضرت عائشہ صدیقہ کی تصویر دکھائی گئی۔ کہ یہ تیرے نکاح میں آویگی۔ تو آپ نے ہرگز یہ دعویٰ نہ کیا۔ کہ عائشہ سے درحقیقت عائشہ ہی مراد ہے۔ بلکہ آپ نے فرمایا۔ کہ اگر درحقیقت اس عائشہ کی صورت سے عائشہ ہی مراد ہے۔ تو وہ مل ہی رہیگی۔ ورنہ ممکن ہے کہ عائشہ سے مراد کوئی اور عورت ہو۔ آپ نے یہ بھی فرمایا۔ کہ ابوجہل کے لئے مجھے بہشتی خوشہ انگور دیا گیا۔ مگر اس پیشگوئی کا مصداق عکرمہ نکلا"

جھوٹ ع۳۵ میں تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۶۲ کے حوالہ سے لکھا ہے "تمام نبیوں نے ابتدا سے آج تک میرے لئے خبریں دی ہیں" اس کا جواب جھوٹ ع۸ کے جواب میں دیا گیا ہے۔ وہاں سے ملاحظہ ہو۔

جھوٹ ع۳۴ و ۳۵ مرزا صاحب۔ بائیبل میں یہ بھی حوالہ لکھا ہے۔ کہ ایک مرتبہ بنی اسرائیل کے چار سو نبی نے ایک بادشاہ کی فتح کی نسبت خبر دی تھی۔ وہ غلط نکلی۔ . . . مگر اس عاجز کی کسی پیشگوئی میں کوئی الہامی غلطی نہیں" (اشتہار حقانی تقریر بر وفات بشیر۔ تبلیغ رسالت حصہ اوّل صفحہ ۱۲۷)

ابو عبیدہ۔ بائیبل کا حوالہ دیکھیں۔ وہاں اگر لکھا ہو۔ کہ وہ چار سو نبی انبیاء بنی اسرائیل تھے۔ تو مرزا صاحب کا یہ جھوٹ غلط اور اگر وہاں لکھا ہو کہ وہ بعل بت کے پجاری تھے۔ جنہیں لوگ (بت پرست) نبی کہتے تھے۔ اور ان بت پرستوں کی پیشگوئی غلط نکلی۔ اور خدا کے رسول میکایا کی پیشگوئی کے مطابق بادشاہ کو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شکست ہوئی - تو پھر صرف اتنا تو کرو - کہ اس قدر جھوٹوں کا طومار باندھنے والے سے برأت کا اظہار کر دو - اور بس - دیکھا حضرات اپنی پیشگوئی غلط نکلنے پر اپنا جھوٹ ہونا تسلیم نہیں کرتے - بلکہ توراۃ پر افترا کیا - پھر فرماتے ہیں - اس عاجز کی کسی پیشگوئی میں کوئی الہامی غلطی نہیں - مرزا صاحب خدا کا خوف کرو - اور بتاؤ - کہ مندرجہ ذیل پیشگوئیاں جو الہامی تھیں پوری ہوئیں (۱) کیا مولوی محمد حسین بٹالوی نے مطابق پیشگوئی آپ کی بیعت کی - ہرگز نہیں (۲) کیا ڈاکٹر عبد الحکیم پٹیالوی مطابق پیشگوئی آپ کے سامنے ہلاک ہوا (۳) کیا محمدی بیگم منکوحہ آسمانی آپ کے نکاح میں آئی - ہرگز نہیں - کیا اس طرح کی تمام پیشگوئیاں غلط نہیں"؟

اظہر - حسب الارشاد ہم نے بائیبل کا حوالہ دیکھا - وہاں لکھا ہے "یہوسفط نے شاہ اسرائیل سے کہا - آج کے دن خداوند کی مرضی الہام سے دریافت کیجئے - تب شاہ اسرائیل نے اس روز نبیوں کو جو قریب چار سو آدمی کے تھے اکٹھا کیا - اور ان سے پوچھا - میں رامات جلعاد پر لڑنے چڑھوں یا اس سے باز رہوں؟ وے بولے چڑھ جا کہ خداوند اسے بادشاہ کے قبضے میں کر دیگا" (۱ سلاطین ۲۲/۵-۶) پھر لکھا ہے - "اور سارے نبی اُن کے حضور پیشگوئی کر رہے تھے - اور کنعانہ کے بیٹے صدقیاہ نے اپنے لئے لوہے کی سنگینیں بنائیں - اور بولا خداوند یوں فرماتا ہے - کہ تو ان سے ارامیوں کو ملیگا - یہاں تک کہ انہیں نابود کر ڈالے - اور سب نبیوں نے یوں پیش خبری کی - اور کہا کہ رامات جلعاد پر چڑھ جا - اور کامیاب ہو - کہ خداوند اسے شاہ کے قبضے میں کر دیگا" (۱ سلاطین ۲۲/۱۰-۱۲) سندرجہ بالا حوالہ جات سے پتہ چلتا ہے - کہ یہوسفط اور شاہ اسرائیل نے خداوند کی مرضی الہام سے معلوم کرنی چاہی ہے - نہ بعل بت کی - اور وہ نبی بھی یہی کلمات کہتے ہیں - کہ "خداوند اسے بادشاہ کے قبضہ میں کر دیگا" یہ نہیں کہتے - کہ بعل بت اسے بادشاہ کے قبضہ میں کر دیگا - اور ان نبیوں نے یوں پیش خبری کی - اور بیٹا صدقیاہ بھی یوں کہتا ہے "خداوند یوں فرماتا ہے" یہ نہیں کہ بعل بت یوں فرماتا ہے - ایسا ہی جب ہم ذرا اور آگے بڑھتے ہیں - اور میکایاہ نبی کے مکالمہ پر نظر ڈالتے ہیں - تو وہاں یوں لکھا پاتے ہیں - "تب شاہ نے اسے فرمایا - میکایاہ ہم لڑنے کو رامات جلعاد پر چڑھیں یا اس سے باز رہیں - اس نے جواب میں کہا - جا اور کامیاب ہو - کہ خداوند اسے شاہ کے قبضے میں کر دیگا" (۱ سلاطین ۲۲/۱۵)

دیکھو خدا کا لفظ میکایاہ نبی نے بولا - اور خداوند کا لفظ ہی دوسرے نبیوں نے بولا - اور خداوند کا لفظ ہی پوچھنے والے یہوسفط نے بولا - اس سے صاف ظاہر ہے - کہ وہ خداوند کے ماننے والے بنی اسرائیل کے نبی تھے - نہ بعل بت کے - ورنہ بعل بت کے نام سے پیشگوئی کرتے - اور وہ پوچھنے والے بھی خداوند کی پرستش کرنے والے تھے - نہ کہ بعل بت کی - چنانچہ اس سوال و جواب سے تقریباً تین سال پہلے کا واقعہ بائیبل میں یوں بیان ہوا ہے "اور ایسا ہوا کہ اخی اب نے یہ باتیں سن کے اپنے کپڑے پھاڑے - اور اپنے تن پر ٹاٹ ڈالا - اور روزہ رکھا - اور ٹاٹ پہنے ہوئے دبے پاؤں سے چلتا رہا - تب خداوند کا کلام ایلیاہ تسبی پر نازل ہوا - اور اس نے کہا - تو دیکھتا ہے کہ اخی اب نے آپ کو میرے حضور کیونکر خاکسار بنایا ہے" (۱ سلاطین ۲۱/۲۷-۲۹) مندرجہ بالا حوالہ سے معلوم ہوا - کہ اخی اب شاہ اسرائیل نے اپنی حالت کو درست کر لیا تھا - اور بدکاریاں چھوڑ دی تھیں - اور خدا کی طرف جھک گیا تھا - اس لئے پھر خداوند کی مرضی الہام سے معلوم کرنی چاہی - پس ان حوالہ جات سے کھلے طور پر ثابت ہے - کہ پوچھنے والا بنی اسرائیل کا بادشاہ ہے - اور بتانے والے بنی اسرائیل کے نبی ہیں - اس موقعہ پر ان کو بعل بت کے ساتھ کچھ تعلق نہیں ہے - اور پھر قابل غور ایک اور امر بھی ہے - کہ جو جواب ان چار سو نبیوں نے دیا تھا - پہلی دفعہ وہی جواب میکایاہ نبی نے دیا ہے ہاں بادشاہ کے قسم دلانے پر پھر دوسری پیشگوئی کی ہے -

---

لہذا آپ کا یہ فرمانا کہ "بائیبل کا حوالہ دیکھیں - وہاں اگر لکھا ہو - کہ وہ چار سو نبی انبیاء بنی اسرائیل تھے - مگر آپ کا یہ لکھنا کہ "تو مرزا صاحب کا یہ جھوٹ غلط" کیا معنی رکھتا ہے - جب جھوٹ ثابت ہی نہیں - تو اس کا نام جھوٹ رکھتے ہوئے آپ کو شرم نہ آئی - غور کرو - یہ الفاظ استعمال کرتے ہوئے آپ نے اپنی انسانیت کی کس طرح مٹی پلید کی ہے - جو بات سچ ہے - اس کا نام جھوٹ رکھنا اور پھر کہنا کہ یہ جھوٹ غلط ہو گیا - کیسی گندہ فطرتی کا مظاہرہ ہے - سیدھے لفظوں میں یوں کیوں نہیں کہدیتے - کہ میرا اپنا افترا ثابت ہو گیا - اور میں ابو عبیدہ جو ایک خدا کے پیارے پاک اور صادق نبی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سچی تحریروں کو اپنے دجل اور فریب سے رنگین کر کے اپنے نامۂ اعمال کو سیاہ کر رہا ہوں - میرا پول کھل گیا - خدا کے پیارے کی دشمنی میں ایسی مت ماری گئی ہے - کہ اپنی مفتریانہ خصلت کی پردہ پوشی کے لئے "یہ جھوٹ غلط" جیسے بے معنی الفاظ استعمال کرنے لگ گئے ہیں ؛

خیر اگلا فقرہ ملاحظہ ہو - فرماتے ہیں - اگر وہاں لکھا ہو - کہ وہ بعل بت کے پجاری تھے - جنہیں لوگ (بت پرست) نبی کہتے تھے - اور ان بت پرستوں کی پیشگوئی غلط نکلی ... الخ - تشریح بالا سے تو یوں معلوم ہوتا ہے - کہ میاں ابو عبیدہ صاحب نے حوالہ مذکور کو خوب غور و خوض اور گہری نظر سے دیکھا ہے - اور یقین واثق کے ساتھ یہ فرما رہے ہیں - لیکن حقیقت یہ ہے - کہ جناب اپنی جہالت کی تاریکی میں یونہی بدحواسانہ ہاتھ پاؤں مار رہے ہیں - اور ایک محض جھوٹ کو اپنی بدفطرتی سے صداقت کا رنگ دینے کی سعی ناکام کر رہے ہیں -

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ان نبیوں کے متعلق بعل بُت کے پجاری ہونے کا ذکر قطعاً اس باب میں نہ اس سے پہلے باب میں۔ نہیں ہے۔ اور نہ ہی بعد کے بابوں میں ہے۔ بلکہ جیسا کہ میں اوپر بیان کر چکا ہوں۔ وہ خداوند کے نبی تھے۔ بعل کے نبی بعل کو ہی پکارا کرتے تھے۔ وہ خدا کا نام نہ لیتے تھے۔ بلکہ بعل کا۔ اور مذکورہ بالا واقعہ سے کئی سال پیشتر قتل ہو چکے تھے۔ (ملاحظہ ہو ۱۔ سلاطین باب اٹھارہ) پس یہ جھوٹوں کا طومار "کذبات مرزا" میں ابو عبیدہ کا باندھا ہوا ہے۔ اور خدا کے ایک صادق بندے پر بے جا اتہامات لگا کر دونو جہان کی روسیاہی خرید رہے ہیں۔ اور اپنے آپ کو غضب الٰہی کا نشانہ بنانے کی فکر میں ہیں۔

جھوٹ ۲۵ کے ضمن میں جیسا کہ اوپر تحریر ہو چکا ہے۔ مندرجہ ذیل عبارت پیش کی ہے "مگر اس عاجز کی کسی پیشگوئی میں کوئی الہامی غلطی نہیں" اور اس پر یوں بدحواسی کا اظہار فرماتے ہیں "مرزا صاحب خدا کا خوف کرو۔ اور بتلاؤ کہ مندرجہ ذیل پیشگوئیاں جو الہامی تھیں پوری ہوئیں" حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ۱۹۰۸ء میں رحلت فرما چکے ہیں۔ اور میاں ابو عبیدہ صاحب ۱۹۳۳ء میں انہیں خدا کا خوف یاد دلا رہے ہیں۔ اور جواب طلب کر رہے ہیں۔ خیر ہم آپ کو ان سوالوں کا صحیح جواب دیئے دیتے ہیں۔ آپ کا پہلا سوال ہے (۱) کیا مولوی محمد حسین بٹالوی نے مطابق پیشگوئی آپ کی بیعت کی؟ اور خود ہی جواب دیدیا ہے۔ کہ "ہرگز نہیں" جواباً عرض ہے۔ کہ آپ نے پیشگوئی کے اصل الہامی الفاظ پیش نہیں کئے۔ جن سے آپ کی مفتریات بخوبی واضح کی جا سکتیں۔ لہذا آپ کے الفاظ کی بناء پر جواب دیا جاتا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کوئی پیشگوئی ایسی نہیں ہے۔ جس میں مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کے آپ کی بیعت کرنے کا ذکر ہو۔ یہ محض میاں ابو عبیدہ صاحب کا مفتریات کا منجملہ اور مفتریات کے ایک افترا ہے۔ دوسرا سوال آپ کا یہ ہے۔ کہ (۲) کیا ڈاکٹر عبد الحکیم پٹیالوی مطابق پیشگوئی آپ کے سامنے ہلاک ہوا؟ اس میں بھی آپ نے پیشگوئی کے اصل الہامی الفاظ پیش نہیں کئے۔ تاکہ آپ کا افترا لوگوں پر واضح نہ ہو جائے۔ لہذا جواباً عرض ہے۔ کہ جن الفاظ میں آپ نے سوال کیا ہے۔ ان الفاظ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کوئی پیشگوئی مرتد پٹیالوی کے متعلق نہیں ہے۔ یہ بھی محض جناب والا کا افترا ہے۔

(باقی دارد)

عیسائی مشن

میں حق کہونگا

ایک عیسائی کی شہادت

قریباً دو ہفتے لگاتار گفتگو (مابین جناب مولوی احمد علی خاں سیکرٹری جماعت احمدیہ لدھیکے نیویں اور جناب پادری جے۔ ایم چیمس صاحب ایم۔ ای مشن علاقہ پاندد کی حالوارد لدھیکے نیویں کے) مذہبی مسائل پر ہوتی رہی۔ میں اور ہر ایک عیسائی اس بات کا قائل ہے۔ کہ تمام دنیا کا ایک خالق الکل قادر مطلق خدا ہے۔ اور وہ کسی میں حلول نہیں ہو سکتا۔ مگر میں اس بات پر تاسف کرتا ہوں۔ کہ ہمارے پادری صاحب نے دوران مکالمہ مذکورہ میں ہر ایک چیز میں خدا کا حلول ہونا مانا اور خلاف مسلمات عیسائیان پیش کیا۔ اس پر تا دمِ آخر گام زن رہے۔ ہر چند ہم نے انہیں ایک عیسائی کی حیثیت سے شورہ دیا۔ لیکن انہوں نے کوئی قدر نہ کی۔ اور اس بات پر اڑے رہے۔ کہ خدا کا حلول ہر چیز یعنی حیوانات نباتات۔ جمادات۔ کُتّے۔ بلّی۔ پانی وغیرہ میں ہے اگر یہ قاعدہ کلیہ قائم کیا جاوے۔ تو پھر ماننا پڑے گا۔ کہ ہر ایک انسان سے جو کھاتا پیتا ہے۔ اور فضلات وغیرہ کی شکل میں برآمد ہوتا ہے۔ وہ خدا ہی ہے۔ نعوذ باللہ منہا ؛

نہایت افسوس کی بات ہے۔ کہ اس قدر قابل ہستی اور مشنری کے فرائض ادا کرنے والے نے کیسے طور پر بائیبل کے خلاف ردّی مضمون کو مانا اور پیش کیا۔ اس طرح مقدس انبیاء پر وہ خطرناک حملہ کیا۔ کہ الامان شاید اس قسم کے خیالات کو لایعقل آدمی بھی پیش نہ کر سکے۔ آپ بار بار یہی کہتے رہے۔ کہ آدم سے لیکر جس قدر انبیاء اور مقدس وجود دنیا میں ظاہر ہوئے۔ وہ سب کے سب گناہگار ہیں۔ اور خدا کی کلام ان کو خطاؤں سے مبرا نہ کر سکی ؛

دوسری طرف سے وہ عقلی اور نقلی دلائل پیش کئے گئے۔ کہ پادری صاحب ان کے جوابات سے اب تک ساکت ہیں۔ ادھر سے یہ بار بار دھرایا گیا۔ کہ اگر جملہ انبیاء گناہ کے مرتکب ہوئے ہیں۔ اور خدا نے ان کو گناہوں سے مبرا نہ کیا۔ تو اس صورت میں خدا کو خصائل رذیلہ کا محرک ماننا پڑیگا۔ جو خلاف عقل و نقل ہے۔ بائیبل میں کیا پاک کلیہ ہے کہ "درخت اپنے پھلوں سے پہچانا جاتا ہے۔ کیونکہ انجیر نہیں توڑتے اور نہ جھربیری سے انگور۔ اچھا آدمی اپنے دل کے اچھے خزانے سے اچھی چیز نکالتا ہے۔ اور برا آدمی برے خزانے سے بری چیز نکالتا ہے۔ کیونکہ جو دل میں بھرا ہے۔ وہی اس کے منہ پر آتا ہے" لوقا ۶ : ۴۴-۴۵۔ اس صورت میں پاک خداوند خدا کا بروں سے تعلق نہیں ہو سکتا۔

ان ایام میں یکے بعد دیگرے الوہیت مسیح۔ کفارہ۔ پیش گوئیاں بائیبل۔ مسیح کے ابن اللہ ہونے پر گفتگو ہوتی رہی۔ ایام مذکورہ میں پادری صاحب کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بیکسی اور بے لبسی کا مظاہرہ بیلک کو روزانہ دیکھنے کا موقعہ ملتا رہا۔ ہر ایک مضمون پر پادری صاحب کے لئے کلام کرنا اور دلائل کو طول دینا ناممکن بنا ہوا تھا۔ آخر ڈوبتے کو تنکے کا سہارا کی طرح فلسفہ اور منطق کی آڑ لے کر پادری صاحب اٹھے لیکن دوسری طرف سے وہ منطقی مسلمات کو پیش کیا گیا۔ اور ان کے پیش کردہ مسائل کو ایسی امثال کے ذریعہ سے حل کیا گیا۔ جس کا جواب دینا پادری صاحب کے لئے غیر ممکن ہو گیا ؛

آخر بتاریخ ۲۱ رمئی ۱۹۳۳ء بوقت شام پادری صاحب نے مولوی صاحب سے عاجزانہ التماس کی کہ "سلسلہ کلام کو بند کیا جاوے۔ کیونکہ مذکورہ بالا واقعات کے باعث میرا ماحول میرے خلاف ہو چکا ہے"۔ تاہم مولوی صاحب رات کو وقت معینہ پر آپہنچے۔ لیکن پادری صاحب سوتے ہی رہے۔ اور گھر سے باہر نہ آئے۔ اگرچہ ہم نے بار بار پکار کر اطلاع کرنا چاہا۔ اس لئے کہ مناظرہ سے گریز کرنے کا نتیجہ ہمارے لئے نہایت خراب ہوگا۔ مگر پادری صاحب نے دور اندیشی سے کام نہ لیا۔ جس کا ہمیں بہت افسوس ہے ؛

میں عیسائی افسران بالا سے التماس کرتا ہوں۔ کہ وہ مشنریوں کو دیکھکر اور تجربہ کر کے بھرتی کیا کریں۔ اور پھر اُن کے کاموں کا جائزہ بھی لیا کریں۔ تاکہ ہمارا خون سے پیدا کیا ہوا پیسہ رائگاں نہ جایا کرے ورنہ ایسے واقعات دیہاتی عیسائیوں کے لئے بُرا نمونہ ہیں۔ ان کی نقلیں فاروق۔ الفضل اور نور افشاں کو بھیجی جاتی ہیں۔ تاریخ ۲۳/۵/۳۳ (خاکسار شہاب الدین (مسیحی) از لدھیکے نیوین تحصیل و ضلع لاہور ؛

درخواست:۔ فاروق کی اشاعت بڑھانا آپ کا کام ہے کم از کم ایک (ایک خریدار آپ سب عطا کریں۔ (مینجر)

دیانندی مشن

دیانندی تعلیم ویدوں کے خلاف ہے

اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔ کہ میں یہ چاہتا ہوں۔ کہ ویدک دھرمیوں کو راہ راست پر لاؤں۔ ان کو موکش کا مارگ بتاؤں۔ شربتِ حیات پلاؤں۔ ان کے تمام دکھوں کو گنواؤں۔ محبت کے تقاضے نے مجھے مجبور کیا۔ کہ میں تمام ویدک دھرمی لوگوں کو عموماً اور آریہ مزدوں کو خصوصاً ویدک تہذیب سے آگاہ کروں۔ ویدک تعلیم کو دنیا پر پرگٹ کروں مگر یہ کس قدر حیرانی کا مقام ہے۔ کہ تمام آریہ سماج کے کرتا دھرتا پنجے جھاڑ کر میرے درپے آزار ہو گئے۔ میرے مٹانے کے لئے ازایڑی تا چوٹی کا زور لگایا۔ گورنمنٹ کی چوکھٹ پر اپنی ناک کو رگڑا۔ گڑگڑا کر التجائیں کیں۔ کہ فتح محمد کو قانون کے ڈنڈے سے سیدھا کیا جائے۔ وہ بڑا بزدل ہے۔ قانون کے ڈنڈے کی تاب نہ لاسکیگا۔ جب گورنمنٹ پر بس نہ چلا۔ تو منہ بنا کر ناک چڑھا کر گلا پھلا کر گالیاں دینی شروع کر دیں ؎

لگے ہو منہ چڑانے دیتے دیتے گالیاں صاحب
زباں بگڑی تو بگڑی تھی خبر لیجے دہن بگڑا

خوب پیٹ بھر کر گالیاں دیں۔ جب اس سے بھی کام بنتا نظر نہ آیا۔ تو ایڈیٹر آریہ مسافر کو اپنا اُلو سیدھا کرنے کے لئے قربانی کا بکرا بنایا۔ اس کی جو شامت آئی۔ تو اُس نے یہ لکھ مارا۔ کہ ہر ایک آریہ سماجی فتح محمد کی تسلی کرنے کے لئے تیار ہے۔ وہ جس طرح جس مضمون پر چاہے مناظرہ کر سکتا ہے۔ مجھے بڑی خوشی ہوئی۔ آریہ مسافر کی مذکورہ بالا عبارت میرے لئے بادِ صبا سے کم نہ تھی۔ میں نے آریہ مسافر کی درخواست کو بذریعہ اخبار فاروق قادیان شریف سو سو بار قبول کیا۔ اور ساتھ ہی یہ ثابت کر دکھایا۔ کہ سوامی دیانند جی مہاراج نہ صرف ویدوں کے کٹر مخالف تھے۔ بلکہ اشد ترین دشمن تھے۔ مضمون کیا تھا۔ بم کا گولا تھا۔ جس نے پریم کی عقل کے بخیئے ادھیڑ دیئے۔ اور آج تک اس کو جرأت نہ ہوئی کہ ایک حرف تک زبان پر لاسکے۔ کیونکہ وہ مجبور ہے معتقد ہے۔ وہ اچھی طرح جانتے ہیں۔ کہ ان کے شہید اکبر لیکھرام پشاوری کا خون ہماری صداقت کا شاہد ہے پھر پریم کی کیا مجال ہے۔ کہ دم مار سکے۔ مہاشہ چرنجی لال جی پریم خواب خرگوش سے جاگو۔ وہ آپ کی تحریر کیا ہوئی۔ کئی مہینے گذر گئے۔ مگر آپ خاموش ہیں۔ مہاشہ جی اگر آپ کے اندر ذرہ بھر غیرت ہے۔ تو میرے گذشتہ مضمون کا رڈ لکھو۔ یا سوامی دیانند جی مہاراج کو تیاگ دو۔ تاکہ وہ کالنک کا ٹیکا جو سوامی جی کو ملنے کے باعث اپنے ماتھے پر لگوا چکے ہو وہ دھل جائے۔ یا سوامی جی کا ویدک دھرمی ہونا ثابت کرو۔ مہاشہ جی یہ دانشمند کا کام نہیں ہے۔ کہ اقرار بھی کرے۔ اور انکار بھی ہو جائے۔

مہاشہ جی آپ کیا اور ویدک دھرم کو سچا ثابت کرنا کیا۔ یہ آپ کی طاقت سے بالا ہے۔ سوامی دیانند جی مہاراج کو ویدک دھرمی ثابت کرنا دریا پر گھوڑا دوڑانا یا زمین پر کشتی چلانا ہے۔ اس خیال خام کو دماغ سے نکال دو۔ اٹھو اور اپنے قول کو پورا کرو۔ میں یہ دعویٰ سے کہتا ہوں۔ کہ سوامی دیانند جی مہاراج ویدک دھرم سے متنفر تھا۔ وہ ویدک دھرم کو ہرگز ہرگز پسند نہ کرتا تھا۔ اگر پنڈت دیانند جی مہاراج بالفرض آریہ سماج ویدک دھرم سے گریز نہ کرتا۔ تو ہرگز ہرگز یہ نہ کہتا۔ کہ پوران وغیرہ الہامی پستک نہیں ہیں۔ پوران از روئے وید ایشور کرت ہیں۔ لو غور سے سنو۔ اور پنڈت جی مذکور کی علمیت کی داد دو۔ اور یکشپات کو ملاحظہ کرو۔

"رگوید۔ سام۔ چھند۔ یجروید۔ کے ساتھ پوران

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پرماتما سے بنے ہیں۔ اور یہ سب دیو دمیو لوک میں اشرت ہیں۔ اتھروید ۱۱-۷-۲۴ "وید امرت ہندی صفحہ ۳۴۲ پرکاشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور ؛

سوامی دیانند جی مہاراج اپنی رسوائے عالم کتاب ستیارتھ پرکاش میں پوران کے مصنف یعنی سرد شکتیمان رودر پر میشور کو پیٹ بھر کر گالیاں دیتے ہیں۔ کبھی کہتے ہیں۔ لال بجھکڑ۔ کبھی یہ کہتے ہیں۔ کہ وہ رحم مادر میں ہی کیوں نہ فنا ہو گئے۔ افسوس صد افسوس۔ اے آریو یہی تمہارے مہرشی ہیں۔ جن پر آپ کو ناز ہے۔ سوامی جی یہ کہتے ہیں۔ پوران وغیرہ انسانیت کے لئے باعث ننگ و عار ہیں۔ مگر اتھروید جو بقول سوامی دیانند الیشور کا الہام ہے۔ یہ کہتا ہے۔ کہ پوران الیشور کرت ہے سوامی دیانند جی یہ کہتا ہے۔ کہ الہامی پستک صرف رگوید اتھروید۔ سام وید اور یجروید ہے۔ مگر اتھروید یہ کہتا ہے۔ کہ صرف رگ۔ یجر۔ سام۔ چھند اور پوران الہامی ہیں۔ اتھروید انسانی ہے۔ اتھروید خود اس بات کا مدعی ہے۔ کہ میں انسانی کلام ہوں۔

سوامی دیانند جی مہاراج کا معیار من گھڑت ہے جس کتاب کو چاہا۔ الہامی مان لیا۔ اور جس کو چاہا رد کر دیا۔ سوامی دیانند اور لیکھرام یہ کہتے ہیں۔ کہ پوران صرف چند صدیوں سے رائج ہیں۔ وید آدی سرشٹی سے چلے آتے ہیں۔ مگر وید بذات خود اس کی تردید کرتا ہے۔ اور یہ کہتا ہے۔ کہ پوران ویدوں سے قدیم ہیں۔ کیا میں یہ امید رکھ سکتا ہوں۔ کہ مہاشہ چرنجی لال پریم ایڈیٹر آریہ مسافر سوامی دیانند کو ویدک دھرمی ثابت کرنے کی کوشش کرے گا۔ مگر میرا یہ پختہ خیال ہے۔ کہ پریم اس طرف کبھی نہ کریگا۔ یہ اور گذشتہ مضمونوں کی طرح اس کو بھی ہضم کرنے کی کوشش کریگا۔ مہاشہ جی اب ویدوں کا زمانہ گذر گیا ہے۔ تم نے لاکھ چاہا کہ ویدوں کو چھپا دیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ ابھی تک ویدوں کو اردو جامہ نہیں پہنایا جاتا۔ مگر رسوائے عالم کتاب ستیارتھ پرکاش کو بار بار اردو میں شائع کیا جاتا ہے۔ اس سے یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ ستیارتھ پرکاش ویدوں سے افضل ہے۔ مگر احمدی ایسے نہ تھے۔ کہ تمہارے راز کو چھپا رہنے دیتے۔ اب تو ویدوں سے احمدیت کا بچہ بچہ واقف ہو چکا ہے۔ اور انشاء اللہ تعالےٰ ویدک تہذیب و تعلیم کو دنیا پر ظاہر کر کے ہی دم لینگے طاقت ہے۔ تو اس کام کو روک لو۔ آزما کر دیکھ لو۔ ہم یقیناً ویدک تعلیم کو دنیا پر ظاہر کر کے ہی دم لیں گے۔ اور ضرور ظاہر کر دیں گے۔ اب زیادہ دیر تک تمہارا منہ نہ دیکھیں گے ؛

(آپ کا خیر خواہ فتح محمد احمدی شرما از کراچی)

پیغامی مشن

غیر احمدیوں کے کفر و اسلام پر ایک مباحثہ

بابو عمر الدین صاحب معروف بہ شملوی نے بڑے زور سے میاں محمد سعید سعدی صاحب کو بحث کیلئے مدعو کیا۔ آخر وہ بحث ۳ رمئی ۱۹۳۳ء بروز بدھ بوقت صبح ۹ بجے سے ۱۲ بجے دوپہر تک مسجد احمدیہ لاہور میں واقع ہوئی۔ مولوی عمر الدین صاحب کے ذمہ یہ ثبوت تھا۔ کہ حضرت مسیح موعود کا انکار کفر نہیں۔ بلکہ حضرت مسیح موعود نے اپنے منکرین کو مسلمان قرار دیا۔ سعدی صاحب کے ذمہ اس امر کی تردید تھی۔ اور یہ ثابت کرنا تھا۔ کہ حضرت مسیح موعود کا انکار کفر ہے۔ مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ بابو عمر الدین صاحب اپنے دعوی کو قطعاً ثابت نہیں کر سکے۔ ان کے دلائل کی ہر طرح سے تردید ہونے اور ان کے مطالبات کے پوری طرح سے جواب ملنے کے باوجود بابو صاحب موصوف اپنی ضد پر اڑے رہے۔ اور میاں سعدی صاحب کے ایک بھی مطالبہ کا جواب نہ دے سکے۔ اور وہ کس طرح دے سکتے تھے۔ جبکہ ان کی ضمیر خود ان کو ملزم کرتی تھی۔ کیونکہ وہ بابو عمر الدین شملوی جو خود اپنے ہاتھ سے یہ لکھ چکے ہیں۔

"چلو جھگڑا طے ہوا۔ کیونکہ سب کے سب نہ ماننے والوں کو (حضرت مسیح موعود نے) کافر قرار دے دیا ہے"۔ (تحریر مولوی عمر الدین مطبوعہ صفحہ ۲۹ فیصلہ حکم)

پھر وہ کس طرح سے ثابت کر سکتے ہیں۔ کہ جن عقائد پر آج کل بابو عمر الدین صاحب آہستہ آہستہ قائم ہو رہے ہیں۔ اور جن کی بناء محض ارتداد ہے۔ وہ حضرت مسیح موعود کے کسی قول و تحریر کے مطابق ہیں۔ اب میں دونوں کے دلائل دو کالموں میں بالمقابل نقل کر دیتا ہوں ؛

بابو عمر الدین صاحب شملوی کے دلائل کا خلاصہ	میاں محمد سعید سعدی کی تردید اور انکے دلائل کا خلاصہ
حضرت مسیح موعودؑ تریاق القلوب صفحہ ۱۳ میں تحریر فرماتے ہیں :- "ابتدا سے میرا یہی مذہب ہے۔ کہ میرے	بابو صاحب ثبوت تو یہ دینا تھا۔ کہ مسیح موعود نے اپنے منکرین کو کافر نہیں بلکہ مسلمان قرار دیا ہے اور اوپر پیش یہ کیا گیا ہے۔ کہ مسیح موعود کے منکر کافر نہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بابو عمر الدین صاحب شملوی کے دلائل کا خلاصہ

دعوی کے انکار کی وجہ سے کوئی شخص کافر یا دجّال نہیں ہو سکتا۔ ہاں ضال اور جادۂ صواب سے ضرور منحرف ہوگا۔ اور میں اس کا نام بے ایمان نہیں رکھتا۔ ہاں میں ایسے سب لوگوں کو ضال اور جادۂ صدق و صواب سے دور سمجھتا ہوں۔ جو ان سچائیوں سے انکار کرتے ہیں۔ میں بلاشبہ ایسے ہر ایک آدمی کو ضلالت کی آلودگی سے مبتلا سمجھتا ہوں۔ جو حق اور راستی سے منحرف ہے لیکن میں کسی کلمہ گو کا نام کافر نہیں رکھتا۔ جب تک وہ میری تکفیر اور تکذیب کر کے اپنے تئیں خود کافر نہ بنا لیوے "

اس حوالہ سے ثابت ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود کے مطلق انکار کی وجہ سے کوئی کافر نہیں ہو سکتا۔ ایسے صاف اور صریح حوالے کی موجودگی میں نہایت ظلم ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود کے مذہب کے برخلاف ایک نیا مذہب قائم کیا جائے۔ کہ حضرت کا محض انکار وجہ کفر ہے۔ دیکھو حضرت مسیح موعود تو مولوی محمد حسین بٹالوی کو بھی مسلمان قرار دیتے ہیں۔ چنانچہ لکھا:۔

"سو اگر سٹرڈوئی صاحب کے روبرو میں نے اس بات کا اقرار کیا ہے۔ کہ میں ان کو کافر نہیں کہوں گا۔ تو واقعی میرا یہی مذہب ہے کہ میں کسی مسلمان کو کافر نہیں جانتا " (تریاق القلوب صفحہ ۱۳۱)

میں جب کہ مولوی محمد حسین بٹالوی کو حضرت مسیح موعود باوجود آپ کو نہ ماننے کے کافر کہنے سے انکار کرتے ہیں۔ تو پھر اور کون شخص ہوگا۔ جس کو ہم کافر کہہ سکیں۔ غرض حضرت مسیح موعود کا صریح فتوی موجود ہے۔ کہ آپ (حضرت مسیح موعود) کے مطلق انکار کی وجہ سے کوئی کافر نہیں ہو سکتا۔

(دوسری دلیل) یہ ایک ایسی زبردست دلیل ہے۔ جس کا ردّ ہو ہی نہیں سکتا۔ حضرت مسیح موعود نے بارہا لکھا ہے۔ کہ جو شخص مجھے مسلمان مان لے۔ اور تکفیر اور تکذیب کرنے سے باز آجائے۔ وہ مسلمان ہے۔ اس کے اسلام میں شک کرنا خود کو ملزم کرنا ہے۔ پس صاف ثابت ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود نے اپنے انکار کو کبھی بھی وجہ کفر نہیں ٹھیرایا۔ ہاں تکفیر اور تکذیب کو وجہ کفر ٹھیرایا۔ اور تکفیر اور تکذیب سے کافر ہو جانا۔ یہ کوئی مسیح موعود کی ہی خصوصیت نہیں۔ ادنیٰ سے ادنیٰ ولی بلکہ ادنیٰ سے ادنیٰ مومن بھی اس بات میں شامل ہے۔ پس ثابت ہوا۔ کہ حضرت مسیح موعود کے انکار کی وجہ سے مسلمانوں کو کافر ٹھہرانا صرف ان لوگوں کا کام ہے۔ جن کے دلوں میں کچھ خوف خدا نہیں +

میاں محمد سعید سعدی کی تردید اور ان کے دلائل کا خلاصہ

ہاں ضال اور جادۂ صواب سے منحرف ضرور ہیں۔ کیا آپ کے نزدیک اسلام کے معنی ضلالت اور مسلمان کے معنی صدق سے منحرف ہونا ہے۔ چہ خوش! تریاق القلوب کے اس حوالہ میں اگر حاشیہ کی طرف غور کیا جائے۔ تو وہاں لکھا ہے:۔

"یہ نکتہ یاد رکھنے کے لائق ہے۔ کہ اپنے دعوی کے انکار کرنے والے کو کافر کہنا یہ صرف اُن نبیوں کی شان ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے شریعت اور احکام جدیدہ لاتے ہیں۔ لیکن صاحب الشریعت کے ماسوا جس قدر ملہم اور محدث ہیں۔ ۔ ۔ ۔ ان کے انکار سے کوئی کافر نہیں بن جاتا" (تریاق القلوب صفحہ ۱۳۱ حاشیہ)

اس حوالہ سے صاف ثابت ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود اپنے منکرین کو اس وجہ سے کافر نہیں ٹھہراتے۔ کہ آپ صاحب شریعت نبی نہ تھے۔ اس کافر نہ ٹھہرانے میں آپ نے سوائے دو تین صاحب شریعت انبیاء کے کل انبیاء کے انکار کو کفر قرار نہیں دیا۔ پس معاملہ بالکل صاف ہے۔ کیونکہ یہاں پر اپنے منکرین کے اس قسم کفر سے انکار کیا ہے۔ جو صاحب شریعت نبی کے انکار سے لازم آتا ہے نہ کہ مطلق کفر سے۔ ایچا پیچی کرنی یہ اور بات ہے۔ ورنہ عبارت بالکل واضح ہے +

(۲) آپ کہتے ہیں۔ کہ مسیح موعود نے اپنے محض انکار کو کفر قرار نہیں دیا۔ بلکہ ایسے تمام لوگوں کو جو محض انکار کرتے ہیں۔ مسلمان قرار دیا ہے۔ غلط بالکل غلط ہے۔ چنانچہ حضور عبدالحکیم مرتد کو لکھتے ہیں:۔

"بہرحال جبکہ خدا تعالیٰ نے مجھ پر ظاہر کیا ہے۔ کہ ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے۔ اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا۔ وہ **مسلمان نہیں**۔ اور خدا کے نزدیک قابل مواخذہ ہے۔ تو یہ کیونکر ہو سکتا ہے۔ کہ اب میں۔ ۔ ۔ ۔ خدا کے حکم کو چھوڑ دوں" ذکر الحکیم نمبر ۴ صفحہ ۲۳

لیجئے بابو صاحب۔ اس میں "ہر ایک شخص" بھی موجود ہے۔ اور اپنے انکار کی وجہ سے "وہ مسلمان نہیں" کے الفاظ بھی موجود ہیں۔ اور سب سے بڑھکر اس عام عبارت کی بنا خدا کا صریح حکم اور ارشاد ہے۔ اور ظاہر ہے۔ کہ کلام الٰہی بہرحال میں ہر ایک چیز پر مقدم ہے۔ اور ہر ایک وہ عقیدہ جس کی بنا قرآن شریف یا وحی حکم نہیں۔ وہ قطعاً قابل قبول نہیں۔ پس بابو صاحب قرآن شریف سے احادیث نبویہ سے مسیح موعود کی وحی الٰہی سے کسی ایسی عبارت سے جو حضرت مسیح موعودؑ نے خدا کے ارشاد اور علم اور حکم سے لکھی ہو۔ پیش کریں۔ جس میں لکھا ہو۔ کہ مسیح موعود کا انکار کفر نہیں۔ تو خدا کی قسم کہ میں اسی وقت آپ کے ساتھ ہو جاؤں گا۔ ایسے زبردست مسئلہ کی بنیاد اگر محض رسمی عقائد ہوں۔ جن کا کوئی وجود قرآن شریف اور وحی مسیح موعودؑ میں نہ پایا جاوے۔ تو صاف ظاہر ہے کہ وہ قابل قبول نہیں ہو سکتا۔ میں کسی کے استنباط اور کسی کے من گھڑت عقائد کا قائل نہیں۔ میں تو اس بات کا قائل ہوں۔ کہ ہمارے عقاید کی بنیاد یقین اور قطعیت پر ہونی چاہیئے۔ اور اس مذہب پر جس کو حضرت مسیح موعود نے بدیں خود رد فرما دیا ہے۔

(۳) اور یہ جو آپ نے کہا۔ کہ حضرت مسیح موعود نے مولوی محمد حسین بٹالوی کو مسلمان قرار دیا ہے۔ محض افترا اور جھوٹ ہے۔ کوئی عبارت پیش کریں۔ اگر مولوی محمد حسین بٹالوی بھی محض مسلمان ہیں تو حدیث کا خدا حافظ۔ اگر ایسی ہی رکیک اور دور از قیاس تاویلات سے آپ اپنے آپ کو حق پر یقین کرتے ہیں۔ تو یہ آپ کو مبارک رہے +

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میاں محمد سعید سعدی کی تردید اور ان کے دلائل کا خلاصہ

(۴) اور یہ جو آپ نے کہا۔ کہ حضرت مسیح موعود نے لکھا ہے۔ کہ میں کسی کلمہ گو کو نام کافر نہیں کہتا۔ یا میں اب بھی کسی اہل قبلہ کو کافر قرار نہیں دیتا۔ یہ بالکل حق ہے۔ اہل کلمہ یا اہل قبلہ ہونا یقیناً وجہ کفر نہیں۔ ہم تو پیش کرتے ہیں۔ کہ مسیح موعود نے کہیں اور کسی جگہ نہیں لکھا۔ کہ میں اپنے منکرین کو کافر نہیں کہتا۔ اگر لکھا ہے۔ تو پیش کریں۔ ورنہ کچھ تو خوف خدا کریں اس وقت بحث یہ نہیں۔ کہ اہل کلمہ یا اہل قبلہ کافر ہیں یا نہیں۔ بلکہ بحث یہ ہے۔ کہ منکرین مسیح موعود کافر ہیں یا نہیں۔ ہم خود اہل کلمہ اور اہل قبلہ ہیں۔ پس اہل کلمہ یا اہل قبلہ ہونا اس وقت وجہ کفر نہیں ہو سکتا۔ ہاں اگر حضرت مسیح موعود صاحب شریعت نبی ہوتے۔ تو ضرور اہل کلمہ اور اہل قبلہ ہونا وجہ کفر ہوتا۔ میرے مطلب کو خوب اچھی طرح سمجھ لیویں۔ کہ اہل کلمہ یا اہل قبلہ ہونا وجہ کفر نہیں۔ نہ ہی مسیح موعود قرار دیتے ہیں۔ اور نہ ہی ہم کہتے ہیں۔ بلکہ حضرت مسیح موعود کے انکار کو وجہ کفر قرار دے رہے ہیں۔ پس بحث طلب بات منکرین مسیح موعود ہے۔ نہ کہ اہل کلمہ یا اہل قبلہ ہونا۔ کیا جنہوں نے مسیح موعود کی تکفیر و تکذیب کی۔ وہ اہل کلمہ یا اہل قبلہ ہونے کی وجہ سے کافر ہیں۔ ہرگز نہیں۔ وہ تکفیر و تکذیب مسیح موعود کی وجہ سے کافر ہیں پس اہل کلمہ یا اہل قبلہ کو نہ ہی حضرت مسیح موعود کافر قرار دے سکتے ہیں۔ اور نہ ہی ہم دیتے ہیں۔

(۵) لیجئے مولوی صاحب۔ حضرت مسیح موعود نے اپنے منکرین کو صریح طور سے کافر کہا ہے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"اور خیر الرسل کی روحانیت نے اپنے ظہور کے کمال کے لئے اور اپنے نور کے غلبہ کے لئے ایک مظہر اختیار کیا۔ پس میں وہی مظہر ہوں۔ پس ایمان لا۔ اور کافروں سے منت ہو" (خطبہ الہامیہ صفحہ ۱۷۸)

اس حوالہ میں صریح طور سے اپنے پر ایمان نہ لانے والوں کو کافر قرار دیا ہے۔ پھر اور سنئے۔ حضرت مسیح موعود کا الہام ہے۔ جو آپ نے اشتہار معیار الاخیار مورخہ ۲۵ رمئی ۱۹۰۰ء صفحہ ۵ پر درج کیا ہے۔ جو یہ ہے:۔

"جو شخص تیری پیروی نہیں کریگا۔ اور تیری بیعت میں داخل نہیں ہوگا۔ اور تیرا مخالف رہیگا وہ خدا اور رسول کی نافرمانی کرنے والا اور جہنمی ہے"

پھر اور سنئے حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

"فی الحقیقت دو شخص بڑے ہی بدبخت ہیں۔ اور انس و جن میں سے ان سا کوئی بھی بدطالع نہیں ایک وہ جس نے خاتم الانبیاء کو نہ مانا۔ دوسرا وہ جو خاتم الخلفاء پر ایمان نہ لایا" (الہدیٰ صفحہ)

پھر اور سنئے۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

"اسی کی طرف حدیث بخاری کے پہلو میں اشارہ ہے۔ کہ امامکم منکم یعنی جب مسیح نازل ہوگا۔ تو تمہیں دوسرے فرقوں کو جو دعوی اسلام کرتے ہیں بکلی ترک کرنا پڑے گا" (اربعین نمبر ۳ صفحہ ۱۲ حاشیہ)

پس ان تمام حوالجات سے صریح معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح موعود اپنے منکرین کو علی الاطلاق کافر قرار دیتے ہیں۔

(۶) آپ نے اس بات پر بہت زور دیا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود اپنی تکفیر و تکذیب کو وجہ کفر قرار دیتے ہیں۔ محض انکار کو وجہ کفر قرار نہیں دیتے۔ لیکن یہ بات سراسر واقعات کے خلاف ہے۔ حضرت مسیح موعود کافر کہنے والوں اور نہ ماننے والوں کو ایک ہی قسم کا انسان قرار دیتے ہیں۔ لیجئے سنئے:۔

"یہ عجیب بات ہے۔ کہ آپ کافر کہنے والے اور نہ ماننے والے کو دو قسم کا انسان ٹھہراتے ہیں۔ حالانکہ خدا کے نزدیک ایک ہی قسم ہے"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۶۳)

(ب) "جو شخص مجھے نہیں مانتا۔ وہ مجھے مفتری قرار دیکر مجھے کافر ٹھہراتا ہے۔ اس لئے میری تکفیر کی وجہ سے آپ کافر بنتا ہے" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۶۳ حاشیہ)

(ج) "جو مکفر ہے۔ وہ بہرحال اس دعوی سے منکر ہے۔ جو اس دعوی سے منکر ہے۔ وہ بہرحال کافر ٹھہرائیگا" براہین احمدیہ جلد ۵ صفحہ ۷۴ حاشیہ)

(د) "جو شخص ظاہر کرتا ہے۔ کہ میں نہ ادھر کا نہ ادھر کا ہوں۔ اصل میں وہ بھی ہمارا مکذب ہے۔ اور جو ہمارا مصدق نہیں۔ اور کہتا ہے۔ کہ میں ان کو اچھا جانتا ہوں وہ بھی مخالف ہے" بدر ۲۴ راپریل ۱۹۰۶ء

(ہ) جو ہمیں کافر نہیں کہتے۔ ہم انہیں بھی اس وقت تک ان (کافر کہنے والوں) کے ساتھ ہی سمجھیں گے۔ جب تک کہ وہ ان سے اپنے الگ ہونے کا اعلان بذریعہ اشتہار نہ کریں۔ اور ساتھ ہی نام بنام یہ نہ لکھیں۔ کہ ہم ان مکفرین کو بموجب حدیث صحیح کافر سمجھتے ہیں"

(بدر ۱۵ رمئی ۱۹۰۸ء)

ان تمام حوالوں سے ظاہر ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود اپنے منکر دعوی کو کافر کہنے والا یا مفتری قرار دینے والا یقین اور اعلان کرتے ہیں۔ پس پھر کون باقی ہے۔ جسے کہا جاتا ہے۔ کہ کافر نہ کہنے والوں کو کافر نہیں کہتے بلکہ مندرجہ بالا حوالوں میں تو صریح طور سے کھلے الفاظ میں کافر نہ کہنے والوں کو بھی کافر کہنے والوں میں داخل کر دیا۔ پس جھگڑا تمام ہوا۔ کیونکہ سب کے سب نہ ماننے والوں کو کافر قرار دیدیا ہے۔ آپ کے عقائد بیہودہ کی تائید نہ ہی قرآن شریف سے ہوتی ہے۔ نہ ہی وحی حکم سے نہ ہی احادیث نبویہ سے نہ ہی کلام مسیح موعود سے۔ اور میں نے ہر طرح سے وہ عبارتیں پیش کی ہیں۔ جو کہ علم اور حکم الٰہی سے لکھی گئی ہیں۔ اور جن کی تائید قرآن شریف اور احادیث نبویہ کر رہی ہیں۔ پس پھر کون باقی ہے۔ جس کے متعلق مندرجہ بالا حوالوں میں صریح طور سے کھلے الفاظ میں کافر نہ کہنے والوں کو بھی کافر کہنے والوں میں داخل کر دیا۔ پس جھگڑا تمام ہوا۔ کیونکہ سب کے سب نہ ماننے والوں کو کافر قرار دیدیا ہے۔ آپ کے عقائد بیہودہ کی تائید نہ ہی قرآن شریف سے ہوتی ہے۔ نہ ہی وحی حکم سے نہ ہی احادیث نبویہ سے نہ ہی کلام مسیح موعود سے۔ اور میں نے ہر طرح سے وہ عبارتیں پیش کی ہیں۔ جو کہ علم اور حکم الٰہی سے لکھی گئی ہیں۔ اور جن کی تائید قرآن شریف اور احادیث نبویہ کر رہی ہیں۔ پس پھر کون باقی ہے۔ جس کے متعلق مندرجہ بالا حوالوں میں صریح طور سے کھلے الفاظ میں کافر نہ کہنے والوں کو بھی کافر کہنے والوں میں داخل کر دیا۔ پس جھگڑا تمام ہوا۔ کیونکہ سب کے سب نہ ماننے والوں کو کافر قرار دیدیا ہے۔ آپ کے عقائد بیہودہ کی تائید نہ ہی قرآن شریف سے ہوتی ہے۔ نہ ہی وحی حکم سے نہ ہی احادیث نبویہ سے نہ ہی کلام مسیح موعود سے۔ اور میں نے ہر طرح سے وہ عبارتیں پیش کی ہیں۔ جو کہ علم اور حکم الٰہی سے لکھی گئی ہیں۔ اور جن کی تائید قرآن شریف اور احادیث نبویہ کر رہی ہیں۔ پس جو کلام الٰہی کی بنا پر اپنے عقائد کی بنا قرار دے۔ حضرت مسیح موعود کی وحی میں ہے۔ کہ قل یا ایھا الکفار انی من الصادقین (حقیقۃ الوحی صفحہ ۹۲) خدا تو ہر ایسے شخص کو جو حضرت مسیح موعود کو صادق نہیں مانتا کافر کے نام سے یاد کرتا ہے۔ اور آپ ہیں کہ برخلاف خدا اور رسول کے بھی رٹے چلے جاتے ہیں۔ کہ مسیح موعود کا انکار وجہ کفر نہیں۔ والسلام۔

(خاکسار عبدالرحمن سیکرٹری تبلیغ لاہور)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غیر احمدی مشن

نبوت حضرت مسیح موعود علیہ السلام

غیر احمدی غور کریں

مناظرہ تارنگام ویوسر تحصیل کولگام کشمیر سے ناظرین اخبار فاروق واقف ہوں گے۔ غیر احمدی مناظر مولوی محمود شاہ دیوبندی کا یہ کہنا۔ کہ بعد نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم جو شخص دعوئ نبوت کرے۔ خواہ شرعی ہو۔ یا غیر شرعی ایسا دعوی کرنے والا کافر ہے۔ وغیرہ وغیرہ یہ ملاں ہیٹ کے بندے محض شرارت اور تعصب کی وجہ سے سیدھے سادے مسلمانوں کو بہکانے اور بھڑکانے کے لئے حضرت سیدنا مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت کو پیش کر کے آیت خاتم النبیین اور حدیث لا نبی بعدی کو پڑھکر سنا دیتے ہیں۔ جس سے جاہل آدمی بلا سوچے سمجھے غضب میں آکر بکنے لگ جاتا ہے۔ اور خداوند کریم کے قرب سے ہمیشہ کے لئے دور ہو جاتا ہے۔

ہم احمدیوں کا اعتقاد ہے۔ کہ آنحضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی ایسا نہیں آسکتا۔ جو کسی قرآنی حکم کو آکر منسوخ کرے۔ ہمارے نزدیک قرآنی احکام میں تنسیخ اور ترمیم کو راہ نہیں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود کی نبوت کوئی تشریعی نبوت نہیں۔ جو احمدیوں پر اعتراض ہو سکے۔ صرف نبی کا لفظ کسی کافر کہدینا کو نبی بھلے مانس ہے۔ دیکھو تفسیر حسینی زیر آیت وما ارسلنا قبلک من رسول ولا نبی جب خواب دیکھنے والے کو نبی کہہ سکتے ہیں۔ تو پھر اگر حضرت مسیح موعود کو کثرت مکالمہ اور مخاطبہ اور پیشگوئیوں کی وجہ سے نبی کہا گیا۔ تو کیوں اس کو کفر سمجھا جاتا ہے۔ قرآن شریف نے ایسے شخص کو جس کو غیب کی خبریں بتائی جاویں۔ رسول کہا ہے۔ دیکھو آیت فلا یظہر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول۔ کیا واعظ۔ کیا سامع کو بھی احمدیوں کو کافر کہنے کے وقت خدا کا خوف نہیں آتا۔ ملاں یوسف شاہ جس کو میرواعظ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ اس کا شیوہ ہی یہی ہے۔ کہ ممبر پر چڑھ کر بجائے تلاوت قرآن کریم کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور احمدیوں کو اپنی زبان ناپاک سے گالیاں نکالنی شروع کر دیتا ہے۔ یہ ناعاقبت اندیش ملاں خدا سے بھی نہیں شرماتے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام جو کہ پندرہ سولہ لاکھ آدمیوں کے پیشوا ہیں۔ ان کو گالیاں دی جاتی ہیں۔ ہمیں بھی گالیاں آتی ہیں۔ ہم اینٹ کا جواب پتھروں سے دیتے مگر ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا حکم ہے۔ کہ اگر کوئی ہمیں گالیاں دیتا ہے دینے دو۔ صبر سے کام لو۔ چنانچہ فرماتے ہیں:۔

اے میرے پیارو شکیب و صبر کی عادت کرو
وہ اگر پھیلائیں بد بو تم بنو مشک تتار
تم نہ گھبراؤ اگر وہ گالیاں دیں ہر گھڑی
چھوڑ دو ان کو کہ چھپواتیں وہ ایسے اشتہار
چپ رہو تم دیکھ کر ان کے رسالوں میں ستم
دم نہ مارو گر وہ ماریں اور کر دیں حال زار

رسول یا نبی کا لفظ سنا جھٹ کافر کہدیا۔ جناب حضرت سیدنا و مولانا مامور ربانی مرسل یزدانی مسیح زمان علیہ السلام بار بار اپنی تصانیف میں فرما چکے ہیں۔ کہ محض اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم نے مجھے اپنے ہادی و پیشوا جناب سرور انبیاء حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت اور اطاعت میں وہ درجہ بخشا۔ کہ اللہ تعالیٰ بذریعہ وحی میرے ساتھ کلام فرماتا ہے۔ اور غیب کی خبریں مجھ پر کھولی جاتی ہیں۔ اس واسطے خدا تعالیٰ نے مجھے نبی اور رسول کہا۔ مہدی اور مسیح کا لقب دیکر اسے وقت میں جبکہ چاروں طرف سے اسلام پر حملے ہو رہے تھے۔ اپنے پیارے حبیب فداہ ابی و امی صلے اللہ علیہ وسلم کی سچائی ظاہر کرنے کے لئے مبعوث فرمایا۔ میں کوئی نئی کتاب یا نئی شریعت لے کر نہیں آیا۔ جو جو نشانات و معجزات میرے ہاتھ سے ظاہر ہوئے۔ وہ میرے آقا و مولا جناب حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سچائی ظاہر کرنے کے لئے مبعوث فرمایا۔ میں کوئی نئی کتاب یا نئی شریعت لے کر نہیں آیا۔ جو جو نشانات و معجزات میرے ہاتھ سے ظاہر ہوئے۔ وہ میرے آقا و مولا جناب حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی فیض اور انہی کی صداقت ہے ایک جگہ فرماتے ہیں:۔

اُس نور پر فدا ہوں اس کا ہی میں ہوا ہوں
وہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے

اب کوئی متعصب اور بے خوف خواہ وہ میرواعظ یوسف شاہ ہو یا دیوبندی ملاں ہو۔ اپنے تعصب اور بے خوفی اور جہالت کی وجہ سے خاتم النبیین کے یہ معنے کرے۔ کہ جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ کے فیض کا دروازہ قیامت تک بند ہے۔ اور اسلام بھی دوسرے مذاہب کی طرح ایک مردہ مذہب ہے۔ اور جیسے آپ کا کوئی جسمانی بیٹا نہیں ویسے ہی روحانی اولاد سے بھی آپ کو محروم سمجھتا ہے۔ یا حدیث لا نبی بعدی سے یہ مطلب نکالتا ہے۔ کہ اُمتِ محمدیہ سے جزئی نبوت کا مدعی اور قائل دونوں کافر ہیں۔ اس اُمت میں کسی کو نبی یا رسول کہنا تا یوم حشر ممنوع اور ناجائز ہے۔ تو ایسا شخص نبوت اسلام اور ایک مسلمان کو کافر کہنے کے سبب سے خود کافر ہو جاتا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے آنے والے مسیح کو نبی اللہ کا خطاب دیا ہے۔ پس نبی اللہ کو گالیاں نکالنے والا خود کافر ہو جاتا ہے۔

ملاں یوسف شاہ اور ملاں محمود شاہ دیوبندی نے آپ اپنے کفر پر مہر لگا دی۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فرماتا ہے۔ صراط الذین انعمت علیھم۔ انعام سے مراد نبوت بھی ہے۔ ومن یطع اللہ والرسول فاولئک مع الذین انعم اللہ علیھم من النبیین والصدیقین والشھداء والصالحین (نساء ع ۹) اس آیت میں لفظ النبیین موجود ہے۔ جو لوگ اس امت میں لفظ نبی کا استعمال کفر سمجھتے ہیں۔ اب ان کو بھی اس کفر سے حصہ لینا پڑا۔ یا لفظ صدیق شہید۔ صالح سے انکار کریں۔ جیسا کہ دوران مناظرہ نارنیگام کشمیر میں مولوی محمود شاہ دیوبندی نے کہا۔ کہ اس امت میں نہ کوئی نبی آسکتا ہے نہ صدیق۔ نہ شہید نہ صالح (ایسی فضیلت غیر احمدیوں کو مبارک ہو۔)

دوسری آیت بھی ملاحظہ ہو۔ یا بنی آدم اما یاتینکم رسل منکم یقصون علیکم الخ (اعراف ع ۱۴) یہاں اللہ تعالےٰ نے یاتینکم رسل منکم فرما کر ظاہر فرمادیا۔ کہ اس امت میں بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آپ کے بعض خادم اللہ تعالیٰ کی طرف سے مامور اور مرسل ہوا کرینگے۔ تیسری آیت وقال لھم خزنتھا الم یاتکم رسل منکم یتلون علیکم ایٰت ربکم وینذرونکم لقاء یومکم ھذا (زمر ع ۳) دوزخ کے فرشتے ان کو کہیں گے۔ کیا تمہارے پاس نہیں آئے رسول تم میں سے جو بیان کرتے تھے تم پر میری آیتیں اور ڈراتے تھے۔ تم کو اس دن کی ملاقات سے۔ دوزخی جواب دیں گے۔ ہاں جی آئے تھے۔ ہم نے انکار کیا۔ اور ان کی تکذیب کی۔ حکم ہوگا اچھا جاؤ جہنم میں۔ کیوں جی دیوبندی صاحب و میرواعظ صاحب۔ اب بھی تو خدا سے ڈرو۔ تاکہ جہنم کی آگ سے بچو۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم روحانی سراج منیر (سورج) تھے۔ (احزاب ع ۶) پس جس طرح جسمانی سورج کے لئے ایک چاند ہوتا ہے۔ اور ہونا ضروری ہے۔ اسی طرح حضور نبی کریم کے لئے بھی ایک چاند ہونا ضروری ہے۔ ورنہ وہ سورج کیسا۔ جس کے لئے چاند نہ ہو۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سورج ہیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام چاند۔

حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ قولوا انہ خاتم الانبیاء ولا تقولوا لا نبی بعدہ۔ بے شک رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔ مگر یہ مت کہو۔ کہ اس کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ حضرت شیخ اکبر محی الدین ابن عربی فتوحات مکیہ میں فرماتے ہیں۔ کہ نبوت بالکل نہیں اٹھ گئی۔ ہاں شرعی نبی کوئی نہیں آئے گا۔ یہی معنے ہیں لا نبی بعدی کے۔ پھر فرماتے ہیں۔ ہم نے یقین کر لیا ہے۔ کہ لا نبی بعدی سے شرعی نبی کا آنا منع ہے۔

حضرت امام شعرانی فرماتے ہیں۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ قول کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں اس سے یہ مراد ہے۔ کہ کوئی شریعت لانے والا نبی نہیں نہ کہ غیر شرعی۔ ملاحظہ ہو۔ الیواقیت والجواھر جلد ۲ صفحہ ۲۱۔

قرآن کریم اور احادیث اور اقوال بزرگان سے یہ ثابت ہے۔ کہ بعد نبی کریم غیر شرعی نبوت بند نہیں ہے۔ اور آنے والا مہدی مسیح نبی اللہ ہوگا۔ تو اس حساب سے مولوی محمود شاہ کا فتویٰ پہلے خداوند تعالیٰ پر پڑا۔ پھر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر۔ پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر۔ پھر بزرگان دین پر۔ نعوذ باللہ۔ نعوذ باللہ۔ نعوذ باللہ۔ ایسے دشمن اسلام ملانوں سے اللہ کی پناہ۔ صرف اپنے پیٹ کے جہنم کے لئے لوگوں کو گمراہ کرتے رہتے ہیں۔ توبہ کرو۔ اور اپنی جانوں پر رحم کرو۔ وہ آنے والا آگیا۔ بغیر اس کی غلامی کے اب تم نجات نہیں پا سکتے۔

یاد رکھو۔ اور خوب یاد رکھو۔ کہ ہمارے مرشد و امام جناب حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود و مرسل یزدانی محبوب ربانی علیہ السلام نے تم کو شرک میں مبتلا پاکر بہ الہام ربانی اعلیٰ درجہ کی توحید کا نسخہ بتایا ہے۔ جب تک کہ ان کے مطیع روحانی میں داخل ہو کر تم لوگ اس نسخہ کا استعمال نہیں کروگے۔ تب تک اس خطرناک موسم میں تم کو صحت ایمانی حاصل نہیں ہو سکتی۔ آخر کار پھر تم کو ہسپتال (جہنم) میں علاج کے لئے جانا ہوگا۔ اب وقت ہے۔ اٹھو۔ دوڑو۔ ضد اور تعصب کی بدپرہیزی سے اپنے آپ کو ہلاک کر رہے ہو۔ اللہ تعالیٰ تم کو صحت بخشے۔ تاکہ تم اپنے خیر خواہ امام کو شناخت کر سکو۔

(راجہ غلام محمد خاں احمدی چک ایمرتح کشمیر)

حبِ اٹھرا

(دگود بھری) (رجسٹرڈ)

مولانا حکیم نورالدین رضی اللہ عنہ شاہی طبیب کا ستر سالہ مجرب نسخہ حبِ اٹھرا گورنمنٹ آف انڈیا سے نظام جان اینڈ سنز کے لئے رجسٹرڈ ہو چکا ہے۔ جو دوسری جگہ سے نہیں مل سکتا۔ اگر آپ کو اولاد کی خواہش ہے۔ تو یہی حبِ اٹھرا رجسٹرڈ گھر میں استعمال کرائیں۔ اگر آپ بے اولادی کا اندھیرا دور کرنا ہے۔ تو حبِ اٹھرا رجسٹرڈ ضرور استعمال کرائیں۔ اگر آپ کو بفضل خدا ذہین۔ خوبصورت۔ باعمر۔ تندرست بچوں کی ضرورت ہے۔ تو حبِ اٹھرا رجسٹرڈ ہی استعمال کرائیں۔ حب اٹھرا مرض اٹھرا کا تریاق ہے۔ اٹھرا کی شناخت۔ حمل گر جاتے ہیں۔ مردہ بچے پیدا ہوتے ہیں۔ پیدا ہو کر مر جاتے ہیں۔ اٹھارہ سال تک نہیں پہنچتے۔ حبِ اٹھرا رجسٹرڈ رحم کی تمام کمزوریاں دور کرتی۔ بچہ کو طاقتور بناتی۔ حمل کو گرنے سے روکتی۔ اور پیدائش میں بھی آسانی ہوتی ہے۔ بچہ اور والدہ کے لئے تریاق ہے۔ قیمت فی تولہ ۱۰ عدد۔ مکمل خوراک ۱۱ تولہ یکدم منگوانے پر صرف ۱۰۰ روپیہ علاوہ محصول۔ نصف منگوانے پر صرف محصول معاف۔

المشتہر

نظام جان اینڈ سنز دواخانہ مبین الصحت قادیان